غالب اور اقبال کو بھارت رتن ملنا چاہیے

غالب اکیڈمی کی ادبی نشست میں گلشن رائے کنول کا اظہار خیال

گزشتہ روز غالب اکیڈمی، نئی دہلی میں ماہانہ ادبی نشست کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت ڈاکٹر جی آر کنول نے کی انہوں نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ شاعری کا ایک مقصد ہوتا ہے نئے شاعر اپنا مقصد طے کریں۔انسان سے نیک کام کرنے کو کہا گیا تھا۔مبالغہ شاعری کی صفت ہے اسے سب استعمال کرتے ہیں۔ہر زبان میں اچھی شاعری ہوئی ہے۔سنسکرت زبان میں کالی داس بہت مشہور ہیں، بنگالی میں ٹیگور بہت بڑے شاعر ہیں۔انہیں بھارت رتن ملنا چاہیے۔سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا لکھنے والے کو بھی بھارت رتن ملنا چاہیے۔وہ غیر منقسم ہندوستان کے شہری تھے۔ہندوستان میں پیدا ہوئے اور ہندوستان میں ہی ان کا انتقال ہوا۔غالب عالمی شاعر ہے دنیا آج غالب کی عظمت کو قبول کرتی ہے۔غالب کو بھی بھارت رتن ملنا چاہیے۔اس موقع پر بڑی تعداد میں اردو اور ہندی کے شعرانے اپنے کلام پیش کیے۔منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

زمیں تو ہی بتا کس دور میں تعمیر اچھی تھی	مرے آنے سے پہلے کب تری تصویر اچھی تھی؟	ڈاکٹر جی آر کنول
اسے ہم خدا کی قسم دیکھتے ہیں	جو کوئی نہ دیکھے وہ ہم دیکھتے ہیں	متین امروہوی
تری بکھری ہوئی زلفوں کی مہک سے پہلے	سانس بھی باد صبا ہے مجھے معلوم نہ تھا	نیرا عظمی
زخم جب کھل کے پھول ہوتا ہے	شعر کا تب نزول ہوتا ہے	کوثر پروین
قتل وغارت سے مٹ جاتا ہے قوموں کا وجود	جذبۂ امن سے تعمیر وطن ہوتی ہے	اسرار قریشی
ہر پھول بے لباس کھڑا ہے قطار میں	عریاں کنول کا رقص ہے فصلِ بہار میں	فہیم جوگاپوری
وہ صحرا کی تپش،تشنہ دہانی	مگر ایمان کا دریا،رواں ہے	شفا کجگانوی
وہ جو شکار ہوئے ہیں تیرے بہانے کے	فریب کھا نہ سکیں گے کسی زمانے کے	ظہیر احمد برنی
آپ کا خیال آگیا	آئینے میں بال آگیا	سرفراز فراز
تو ٹھیک سے پڑھ ناداں قرآن یا رامائن	مذہب میں بٹا اللہ یا رام نہیں ہوتا	رچنا نرمل
سر راہ کوئی نہ میّت پٹک دے	میں شانوں پہ لوگوں کے اٹھ تو گیا ہوں	حشمت بھاردواج
جب سے آئے ہو تم دل کے بازار میں	روشنی ہو گئی میرے کردار میں	گل بہار
تم نظر سے نظر ملاتے تو	بات کرتے نہ مسکراتے تو	نعیم ہندوستانی

اس موقع پر چشمہ فاروقی، شاہد انور، عزیزہ مرزا، ٹی این بھارتی، اسلم جاوید، نسیم بادشاہ، گولڈی گیت کار نے بھی اپنے اشعار پیش کیے۔ڈاکٹر سجاد رضوی نے نشست میں بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی۔